لیکن وہ نصاً ثابت و منقول نہیں ہیں بلکہ مسائل قیاسیہ مستنبطہ میں سے ہیں و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما سکت عنہ فھو عفو (ترمذی) پس اس حدیث کی روشنی میں ختم بخاری کے مخالف کو تشدد سے کام نہیں لینا چاہیئے (۲) یہ مسلم ہے کہ آیات قرآنیہ من کل الوجوہ شفا و رحمۃ ہیں لیکن با ایں ہمہ ان کی قرأت کے باوجود کسی عارض کی وجہ سے نفع مخصوص و متوقع مختلف ہو جاتا ہے اور یہ صورت حال قرآن کے شفا و رحمۃ ہونے میں قادح نہیں ہے اسی طرح ختم بخاری (جو مجرب ہے) کے باوجود کسی عارض کے باعث بعض منافع مقصودہ و مقاصد مطلوبہ متخلف ہو جاتے ہیں یہ کس نے دعویٰ کیا ہے کہ مقصود بہر حال حاصل ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہدیتے تو ان کا مقصود پورا ہو جاتا۔ لیکن با اینہمہ ہر انشاء اللہ کہنے والے کیلئے اس کے مطلوب کا حاصل ہونا ضروری اور یقینی نہیں ہے۔ وھکذا فی الاذکار والادعیۃ الاخری التی وردت فضائلھا فی کتب الاحادیث (۳) بیشک قرآن کریم اور صحیح بخاری کے درمیان یہ فرق موجود ہے اور ضرور موجود ہے لیکن مجوزین ختم بخاری مختلف مقاصد کے لئے قرآن بھی ختم کراتے ہیں وہ لوگ کب اس کے مخالف اور تارک ہیں جس مقام کے لوگ اس کا خلاف کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ اصل اس بارے میں قرآن کریم ہے اس کے بعد درجہ صحیح بخاری کا ہے۔ (۴) یہ شبہ بے حد ضد اور عناد و کج فہمی پر مبنی ہے مجوزین ختم بخاری یہ کب کہتے ہیں کہ ان تمام مہمات میں صرف ختم بخاری پر اعتماد کرنا چاہیئے اور مادی وسائل ظاہری اسباب نہیں اختیار کرنے چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف اغراض و مقاصد کیلئے مختلف آیات قرآنیہ اور ادعیہ و اذکار کی اجازت و اباحت منقول ہے کیا اس اجازت اور تعلیم کا یہ مقصد ہے کہ وسائل اور ذرائع اور اسباب عادیہ ظاہریہ سے قطع نظر کر لیا جائے اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہا جائے اور رات دن اوراد و وظائف اور تلاوت قرآن میں مشغول رہا جائے وھذا لا یتفوہ بہا الا غبی جاھل عن مرمی الکلام و مغزاہ وھو بمعزل عن خطا بنا۔ (۵) ختم بخاری کو بطور رقیہ کے سب سے پہلے رائج کرنے والے کی تعیین نہیں کی جاسکتی لیکن اس عمل کی صحت کے لئے اول من سن ذلک معلوم کرنے کی ضرورت نہیں جبکہ معتبر ادلہ سے اس کا جواز ثابت ہے۔

سوال

جو پابند جماعت نہ ہو ایسے شخص کو کیا امام بنانا جائز ہے اور جو بنائے اس کا کیا حکم ہے؟ رفیق احمد۔ دہلی

جواب:۔ ایسے شخص کو قصداً امام بنانا کراہت و قباحت سے خالی نہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو فرض عین (والیہ یمیل قلبی) کہنے والوں کے نزدیک تو اس کی کراہت ظاہر ہے کہ وہ شخص تارک فرض ہے جو لوگ جماعت کو واجب علی الکفایہ کہتے ہیں (حنفیہ مالکیہ شافعیہ) ان کے نزدیک بھی ایسے شخص کو امام بنانا خلاف اولی ہے۔ ارشاد ہے۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم (حدیث)